© rasailojaraid.com

حدیث میں اس کی مثال حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ والا واقعہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ آہستہ پڑھ رہے تھے تو اس سے فرمایا، اس سے کچھ اور اونچا پڑھو، اور حضرت عمرؓ اونچی آواز میں پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا، اس سے کچھ آہستہ پڑھو۔

ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خرج ليلة فاذا هو بابي بكر يصلي ويخفض من صوته ومر بعمر وهو يصلي رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال يا ابا بكر مررت بك وانت تصلي تخفض صوتك قال قد اسمعت من ناجيت يارسول الله وقال لعمر مررت بك وانت تصلي رافعا صوتك فقال يارسول الله اوقظ الوسنان واطرد الشيطان فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يا ابا بكر ارفع من صوتك شيئا وقال لعمر اخفض من صوتك شيئا (ابوداؤد)

یعنی حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں: ایک رات حضورؐ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے ہیں (مگر) آہستہ آواز میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ اونچی آواز سے نماز (نوافل) پڑھ رہے تھے، (اتفاق سے) جب وہ دونوں حضورؐ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا:

اے ابوبکرؓ! میں آپ کے پاس سے گزرا تو آپ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے؟ عرض کی حضور! میں جس (ذات پاک) سے مناجات کر رہا تھا میں (صرف) اسے ہی سنا رہا تھا۔"

(پھر) حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ میں آپ کے پاس سے گزرا تو آپ اونچی آواز میں نماز پڑھ رہے تھے؟ تو عرض کی حضور!

میں نیند سے بوجھل لوگوں کو جگاتا اور شیطان کو بھگاتا تھا۔"

پھر آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ آپ تھوڑا سا اور اونچا پڑھا کریں اور حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ آپ کچھ آہستہ آواز رکھیں۔"

یہ روایت مندرجہ بالا آیت کی صحیح تفسیر پیش کر رہی ہے۔

کفار کا قرآن کو نہ ماننا۔ دراصل آپ بات کو نہیں سمجھے! بات یہ نہیں کہی جا رہی ہے کہ تم قرآن کو خدا کا کلام مانتے ہو تو اس کے مقابلے میں تم بھی کوئی نمونہ پیش کرو، کیونکہ یہ تو بے تکی بات ہے۔ دراصل ان سے کہا یہ جا رہا ہے کہ: اگر تم کہتے ہو کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہے، بلکہ حضورؐ کا یہ اپنا کلام ہے تو تم بھی عربی ہو، تو کلام کا ایسا نمونہ تم بھی پیش کر دکھاؤ، ورنہ یہی کہنا پڑے گا کہ یہ اللہ کا کلام ہے، جس کے مقابلے سے دنیا عاجز رہی ہے اور تم بھی قاصر ہو! یہ بالکل سیدھی سی بات ہے، بشرطیکہ سمجھنے کی کوشش کی جائے!

© rasailojaraid.com